بسم اللہ الرحمن الرحیم

قرآن مجید کے الفاظ اور انداز بیان میں تدبر-14

اس عظیم مہینے میں قرآن مجید کے پیارے الفاظ اور خوبصورت انداز بیان پر غور و فکر کا درس جاری ہے۔

آج کی نشست میں (لَيْسَ كَمِثْلِهِ شَيْءٌ) اللہ تعالٰی کی مخلوق سے مثلیت یا مشابہت کی نفی کے انداز بیان پر غور و فکر کرتے ہیں:

ارشاد باری تعالٰی ہے:

﴿......لَيْسَ كَمِثْلِهِ شَيْءٌ وَهُوَ السَّمِيعُ الْبَصِيرُ ﴿١١﴾﴾ [الشوری: 11]

کوئی چیز اس کی مثل نہیں، اور وہ خوب سننے والا دیکھنے والا ہے۔

کاف کا حرف کیوں ہے، صرف لیس مثلہ شیٔ کیوں نہیں ہے؟ اسکا جواب تشبیہ کے اس قاعدے میں ہے، لیکن اس سے پہلے ایک مثال بیان کرتے ہیں ایک جوان اپنی ماں، اور دونوں بہنوں کو اپنے رشتے کے لیے ایک لڑکی کے گھر بھیجتا ہے جب واپس آتی ہیں ان سے پوچھتا ہے کہ لڑکی کیسی ہے، ماں نے کہا وہ چاند ہے، ایک بہن نے کہا چاند جیسی ہے اور تیسری نے کہا چاند جیسی کی جیسی ہے، شاید اسکی بھائی سے بنتی نہیں ہے، عربی میں کیا کہا سب نے: ماں نے کہا: هي قمرٌ، پہلی بہن نے کہا: هي كالقمرِ، اور دوسری ناراض بہن نے کہا هي كمثل القمرِ. سب سے زیادہ تشبیہ کس نے دی؟ ماں نے، اور سب سے کم یعنی چاند کی مشابہت سے سب سے دور تشبیہ کس نے دی دوسری بہن نے کمثل القمر والی نے۔ آئے دیکھتے ہیں عربی لغت اور بلاغت کے اس موضوع میں کیا قاعدہ ہے،

1- تشبیہ کے چار ارکان ہیں:

1-مشبہ: جس کی تشبیہ کی جارہی ہے۔مثال میں لڑکی۔

2-مشبہ بہ: یعنی جس چیز سے تشبیہ دی جارہی ہے۔مثال میں چاند۔

3- تشبیہ کی اداۃ: یا تو حرف ہے کاف اور کأن

یا اسم ہے مثل، شبہ، نظیر وغیرہ، اور یا فعل بھی ہوسکتا ہے یماثل اور یشبہ وغیرہ

4- تشبیہ کی وجہ: کس چیز میں مماثلت ہے، مثال میں چاند کے حسن وجمال کی۔

2- تشبیہ کے تین درجات ہیں:

1- تشبیہ کے الفاظ یا حروف کے بغیر

مثلا: فلان شیر ہے یعنی ہر اعتبار سے شیر جیسا ہے، بہادری میں دہشت میں طاقت میں وغیرہ وغیرہ۔۔۔۔

اور عربی میں کہتے ہیں فلان أسدٌ اور یہ تشبیہ کا سب سے بڑا درجہ ہے، اسے کہتے ہیں تشبیۃ بلیغ، یا بلیغ تشبیہ یعنی جس کی جس سے تشبیہ کی جارہی ہے وہ دونوں برابر ہیں، کہتے ہیں بلغ المشبۃ بالمشبۃ بۃ فی التشبیۃ ۔ اور لڑکی کی مثال میں ھی قمرٌ

2- تشبیہ کے لفظ یا حرف کے ساتھ تشبیہ کرنا

مثلا: فلان شیر جیسا ہے۔ عربی میں فلان کالأسد، یا مثل الاسد، کالقمرِ

3-دونوں کے ساتھ تشبیہ فلان کمثل الاسد یا کمثل القمرِ۔ اور یہ سب سے کم درجے کی تشبیہ ہے۔

اللہ تعالیٰ نے ان تینوں میں سے تشبیہ کے کس درجے کی نفی کی ہے؟ (لَيۡسَ كَمِثۡلِهِۦ شَيۡءٌ)

سب سے کم درجے کی۔ سبحان اللہ۔ اور وہ بھی مثل کے لفظ سے جو مشابہت کے لفظ سے کافی زیادہ قوی ہے کیونکہ مثل کے لفظ میں ہر اعتبار شامل ہوتا ہے اور اسکے ساتھ ساتھ صیغہ عموم بھی ہے نکرہ فی سیاق النفی۔

لیس نفی ہے اور شیٔ نکرہ ہے یعنی کسی بھی اعتبار سے خالق اور مخلوق کے مابین مثل کا امکان ہو ہی نہیں سکتا، اور جب مماثلت امکان ہی نہیں تو اللہ تعالیٰ کے پیارے نام اور صفات کاملہ کے انکار کا بھی کوئی جواز باقی نہیں رہتا۔

سبحان اللہ وبحمدہ سبحان اللہ العظیم۔

اسی لیے فرمایا ہے: لَيْسَ كَمِثْلِهٖ شَيْءٌ ۚ وَهُوَ السَّمِيْعُ الْبَصِيْرُ، مماثلت کی مکمل ہر اعتبار سے نفی کرنے کے بعد فرمایا: وَهُوَ السَّمِيْعُ الْبَصِيْرُ اور ان صفات کا اقرار کیا، خوب سننے اور دیکھنے والا ہے، اور یہی عقیدہ ہے اہل سنت والجماعت کا اللہ کے اسما اور صفات کے متعلق کہ اللہ تعالیٰ کے ہر پیارے نام اور صفت کمال پر ہمارا ایمان ہے جو قرآن مجید اور صحیح حدیث میں بیان ہوئے ہیں بغیر تحریف کے، بغیر تعطیل (انکار) بغیر تکییف (کیفیت بیان کرنے)، اور بغیر تمثیل (مثلیت اور تشبیہ) کے، جیسا کہ اللہ تعالیٰ کا شایان شان ہے۔ اور اعزاز صرف اہل سنت والجماعت منہج سلف صالحین کی پیروی کرنے والوں کو حاصل ہے، لیکن عجب ہے کہ اس خوبصورت انداز بیان اور مکمل وضاحت کے باوجود کئی مسلمان فرقے اور جماعتیں اس معاملے میں تذبذب اور مغالطے کا شکار ہیں اور اس حقیقت سے ناواقف اور اس عظیم خیر سے محروم ہیں۔ واللہ أعلی وأعلم۔

اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ ہمیں قرآن مجید کی تلاوت کا حق ادا کرنے اور اس میں غور وفکر کرنے کی اور صحیح عمل کرنے کی توفیق عطا فرمائے، توحید اور سنت اور منہج السلف الصالحین پر چلنے کی توفیق عطا فرمائے، اور ہر وبا، فتنے اور شر پسندوں کے شر سے محفوظ فرمائے۔ آمین یارب العالمین۔

سبحانك اللهم وبحمدك أشهد أن لا إله إلا أنت أستغفرك وأتوب إليك

یہ رسالہ ڈاکٹر مرتضی بن بخش (حفظہ اللہ) کے آڈیو درس (رمضان اور قرآن-14) سے لیا گیا ہے۔